URDU Gif Format

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل

۱۳۲۶ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

رسالہ

السبین ختم النبیین ۱۳۲۶ھ

(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)

مسئلہ ۸۸ تا ۹۴: از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول مرسلہ مولوی ابو طاہر نبی بخش صاحب ۱۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ حامدا و مصلیا و مسلما

اما بعد بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ شب سہ شنبہ کو مولوی سجاد حسین و مولوی مبارک حسین صاحب مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار کے طلبا تعلیم وادہ وعظ میں فرماتے تھے کہ خاتم النبیین میں "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوک میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آیہ کریمہ:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین[1]۔ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (ت)

تلاوت کرکے بیان کیا کہ النبیین میں جو لفظ النبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام

---

[1] القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰

استغراق کا ہے بایں معنی کہ سوائے حضور پر نور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو نبوت آپ پر ختم ہوگئی، آپ کل نبیوں کے خاتم ہیں، بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاور درگاہ نے باعانت بعض معاون روپوش بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ "النبیین" پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے چونکہ یہ مسئلہ عقائد ہے لہٰذا اس کے متعلق چند مسائل نمبروار لکھ کر اہل حق سے گزارش ہے کہ بنظر احقاق حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بحوالۂ کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہل اسلام گمراہی و بدعقیدگی سے بچیں:

(۱) راحت حسین مذکور کا کہنا کہ "النبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغراق کا نہیں۔ یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت وجماعت کے ہے یا موافق فرقہ ضالہ زیدیہ کے؟

(۲) نفی استغراق سے آیۂ کریمہ کا کیا مفہوم ہوگا؟

(۳) بر تقدیر صحت نفی استغراق اس آیہ سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پر نور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کل انبیائ کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہل سنت اس آیہ کو مثبت خاتمیت کاملہ سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اگر آیت مثبت کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہل سنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

(۵) جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہلسنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا ممنوع؟

(۷) کیا سُنّی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پر نور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو کل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں۔ فقط المستفتی محمد عبداللہ۔

دلائل خارجیہ[1]

دلیل اوّل: توضیح ص ۱۰۰ میں ہے:

الاصل ای الراجح ھو العھد الخارجی	اصل یعنی راجح عہد خارجی ہی کا ہے اس لئے عہد خارجی

---

[1] چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے قائل ہیں لہٰذا خارجیہ لکھے گئے ہیں ۱۲

لانہ حقیقۃ التعیین وکمال التمییز[1] حقیقتِ تعیین اور کمال تمیز ہے۔

پس جب عہدِ خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔

دلیل دوم: نورالانوار صفحہ ۸۱ میں ہے:

یسقط اعتبار الجمعیۃ اذا دخلت علی الجمع[2] جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبارِ جمعیت ساقط ہوجاتا ہے۔

پس نبیین کہ صیغۂ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہُوا تو نبیین سے معنی جمعیت ساقط ہوگیا اور جب معنی جمعیت ساقط ہوگیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہوسکتا۔

دلیل سوم: یہ امر مسلّم ہے کہ مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فردِ واحد اس کل کے طرف مضاف ہو جس میں وُہ داخل ہے، تو وہ کل من حیث ہو کل ہونے کے کل باقی نہ رہے گا بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ جائے گی، اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی تو بعضیت ثابت ہوگئی اور یہی معنیٰ ہے عہد کا، اور اگر اس فرد مضاف کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشئی علٰی نفسہٖ لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجود مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین میں الف لام عہد خارجی کا ماننا چاہیے۔

الجواب

حضور پرنور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلاتاویل وبلاتخصیص ہونا ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنٰی شک وشبہہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[3] (لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ت) وحدیث متواتر لانبی بعدی[4] (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ت) سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلاتخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیامِ قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ فتاوٰی یتیمۃ الدہر والاشباہ والنظائر وفتاوٰی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

---

[1] التوضیح والتلویح قولہ ومنہا الجمع المعرف باللام نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱۳۶

[2] نورالانوار بحث التعریف باللام والاضافۃ مکتبہ علمی دہلی ص ۸۱

[3] القرآن الکریم ۳۳/۴۰

[4] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۹۱

اذا لم یعرف الرجل ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات[1]

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کہ حضور کا آخر الانبیاء ہونا ضروریاتِ دین سے ہے (ت)

شفاء شریف امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ میں ہے:

کذلک (یکفر) من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم او بعدہ (الی قولہ) فھؤلا کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اخبر انہ خاتم النبیین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالٰی انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ان ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعا اجماعا وسمعا[2]

یعنی جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالٰی کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا ورسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماعِ امت وبحکم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامۃ فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول

یعنی تمام اُمتِ مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے کہ وُہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ

---

[1] الاشباہ والنظائر باب الردۃ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱/۲۹۶
فتاوٰی ہندیہ باب احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۶۳

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی تحقیق القول فی اکفار المتأولین شرکت صحافیہ فی البلاد العثمانیہ ترکی ۲/۲۷۰-۲۷۱

ولا مخصوص[1] اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نصِ قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

تجویز نبی مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعدہ یستلزم تکذیب القراٰن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین واٰخر المرسلین وفی السنۃ انا العاقب لانبی بعدی واجمعت الامۃ علی ابقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ وھذہ احدی المسائل المشہورۃ التی کفرنا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللہ تعالیٰ[2]

ہمارے نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرماچکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم خاتم النبیین وآخر المرسلین ہیں، اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور تمام اُمت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم واستغراق بلاتاویل وتخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہلِ اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

بحمدہ اللہ تعالٰے ایں مسئلہ درمیان اسلامیان روشن تر ازاں ست کہ آں را بکشف وبیان حاجت افتد خدائے تعالٰے خبر داد کہ بعد از وے صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نبی دیگر نباشد ومنکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلاً در نبوت او صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے وے را در ہرچہ ازاں خبر داد صادق دانستے وبہماں حجتہا کہ از طریق تواتر رسالت او بیش ما درست شدہ ایں نیز درست شد کہ وے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم بازپسیں پیغمبران ست در

بحمد اللہ تعالٰے یہ مسئلہ اہلِ اسلام کے ہاں اتنا واضح اور آشکار ہے کہ اسے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں، اللہ تعالٰے نے خود اطلاع فرما دی ہے کہ آپ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص اس کا منکر ہے تو وہ تو اصلاً آپ کی نبوت کا معتقد نہیں کیونکہ اگر آپ کی رسالت کو تسلیم کرتا تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس کو حق جانتا جس طرح آپ کی رسالت ونبوت تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ حضور تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے ہیں اور اب

---

[1] الاقتصاد فی الاعتقاد امام غزالی المکتبۃ الادبیۃ مصر ص ۱۱۴

[2] المعتقد المنتقد بحوالہ المطالب الوفیہ شرح الفرائد السنیہ تجویز نبی بعدہٗ کفر مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۱۵

زمانِ او و تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد و ہر کہ دریں بہ شک ست دراں نیز بہ شک ست و نہ آں کس کہ گوید کہ بعد او وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آں کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست اینست شرط درستیٔ ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔[1]

تا قیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے، خاتم الانبیاء صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی شرط ہی یہ ہے (ت)

بالجملہ آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[2] مثل حدیث متواتر لا نبی بعدی[3] قطعًا عام اور اس میں مراد استغراقِ تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص نہ ہونے پر اجماعِ امت خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام، یہ ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل وقال اصلًا مسموع نہیں، جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ "خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں" اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے، یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ تقدّم[عہ1] "تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم بمعنی آخر لینا خیالِ جہال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے"۔ اور اسی مضمون ملعون کو دجال اول نے یوں[عہ2] ادا کیا کہ "خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین ہے"، ایک اور مرتد نے لکھا "خاتم النبیین[عہ3] ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سلاسل عوالم کے پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہر گز منافی خاتم النبیین کے نہیں جو مع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں"، چند اور خبیثوں نے

عہ۱ تحذیر الناس نانوتی ۱۲

عہ۲ مواہب الرحمٰن قادیانی ۱۲

عہ۳ مناظرہ احمدیہ ۱۲

۱؎ المعتمد فی المعتقد

۲؎ القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰

۳؎ صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۹۱

22

لکھا کہ "الف لام خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور برتقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور برتقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو اور یہی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے کہ اکثر علماء ظنی ہونے کے قائل ہیں"[1] ان شیاطین سے بڑھ کر اور بعض ابلیسیوں نے لکھا کہ "اہل اسلام کے بعض فرقے ختم نبوت کے ہی قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے"[2]

الی غیر ذٰلك من الکفریات الملعونۃ والارتدادات المشحونۃ بنجاسات ابلیس وقاذورات التدلیس لعن اللّٰه قائلھا وقاتل اللّٰه قابلیھا۔

دیگر کفریات ملعونہ اور ارتدادات جو ابلیس کی نجاستوں اور جھوٹ کی پلیدیوں کو متضمن ہے اللہ تعالٰی کی اس کے قائل پر لعنت ہو اور اسے قبول کرنیوالے کو اللہ تعالٰی برباد فرمائے (ت)

یہ سب تاویل رکیک بیش عموم واستغراق "النبیین" میں تشویش وتشکیک سب کفر صریح وارتداد قبیح، اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر ومتبادر وعموم واستغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلفاً وخلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتب احادیث وتفسیر وعقائد وفقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں، فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللّٰه عدوہ باباۂ ختم النبوۃ" میں اس مطلب ایمانی پر صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ وعلمائے قدیم وحدیث وکتب عقائد واصول فقہ وحدیث سے تیس نصوص ذکر کئے وللّٰه الحمد۔ تو یہاں عموم واستغراق کا انکار خواہ کسی تاویل وتبدیل کا اظہار نہیں کرسکتا مگر کھلا کافر خدا کا دشمن، قرآن کا منکر، مردود ملعون، خائب وخاسر، والعیاذ باللّٰه العزیز القادر، ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیاء "رب العٰلمین" میں بھی کرسکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراق عرفی کے لئے یا عام مخصوص منہ البعض یا عالمین سے مراد عالمین زمانہ کقولہ تعالٰی وانی فضلتکم علی العالمین[3] (جیسے کہ باری تعالٰی کا فرمان ہے: اور میں نے تم کو جہان والوں پر فضیلت دی۔ ت) اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی

---

[1] ناصر المؤمنین سہسوانی ۱۲

[2] تحریر اسمی زندیق پشاوری ۱۲

---

[3] القرآن الکریم ۲/ ۴۸

کہاں مگر الحمدللہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وساوس کو رب العالمین میں سنیں نہ ان خبیث گندے وساوس کو خاتم النبیین میں،

الالعنۃ اللّٰہ علی الظّٰلمین[1]، ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لھم عذابا مھینا[2]

ارے ظالموں پر خدا کی لعنت، بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)

یہ طائفہ خائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پُرنور خاتم الانبیاء و مرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے زمانۂ بعثت سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت اگرچہ ایک ہی اگرچہ غیر تشریعی اگرچہ کسی اور طبقۂ زمین یا کنج آسمان میں اگرچہ کسی اور نوع غیر انسانی میں واقع مانتا یا باوصف اعتقاد عدم وقوع محض بطور احتمال شرعی و امکان وقوعی جائز جانتا یہ بھی سہی مگر جائز و محتمل ماننے والوں کو مسلمان کہتا یا طوائف ملعونہ مذکورہ خواہ ان کے کبراء یا نظراء کی تکفیر سے باز رہتا ہے تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ خائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائف مذکورہ قادیانیہ وقاسمیہ وامیریہ ونذیریہ وامثالہم لعنہم اللہ تعالٰے کافر و مرتد ملعون ابدہے، قاتلھم اللّٰہ انّی یؤفکون[3] (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ت) کہ ضروریات دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک و شبہہ اور احتمال خلاف ماننا بھی کفر ہے یونہی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا یا اسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔ بحر الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے:

من قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر النص وکذٰلک لوشك فیہ[4]

جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آسکتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قطعی کا انکار کیا، اسی طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا (ت)

درمختار و بزازیہ ومجمع الانہر وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:

---

[1] القرآن الکریم ۱۱/ ۱۸

[2] " ۳۳/ ۵۷

[3] " ۹/ ۳۰

[4] بحر الکلام

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر[1] — جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (ت)

ان لعنتی اقوالِ نجس تر از ابوال کے رد میں اواخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و مسائل علمائے عرب و عجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غارِ مذلت میں گر کر قعرِ جہنم کو پہنچے والحمد للہ رب العالمین۔ اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائف طریدہ کی حمایت سُوجھے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکرِ جرار اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کو موجود ہے

قال تعالٰی الم نهلك الاولین ۝ ثم نتبعهم الاٰخرین ۝ کذٰلك نفعل بالمجرمین ۝ ویل یومئذ للمکذبین[2] ۝ — اللہ تعالٰی نے فرمایا: کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا، پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے، مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اس دن کو جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (ت)

اور اگر اس طائفہ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز و احتمال نبوت یا عدمِ تکفیر منکرانِ ختمِ نبوت معلوم نہ بھی ہو تاہم اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آیۂ کریمہ میں افادۂ استغراق سے انکار اور ارادۂ بعض پر اصرار کیا اسے حکمِ کفر سے بچالے گا کہ وہ صراحۃً آیۂ کریمہ کا اس تفسیرِ قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا منکر و مبطل ہے جو خود حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام اُمتِ مرحومہ نے اجماع کیا اور بنقلِ متواتر ضروریاتِ دین سے ہو کر ہم تک آئی، مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں ائمۂ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگرچہ اس کے کلام میں حرمتِ خمر کا انکار نہ تھا، نہ تحریمِ خمر کا ثبوت صرف قرآن عظیم پر موقوف کہ اس کی تحریم میں احادیث متواترہ بھی موجود، اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین خصوص نصوص کے محتاج نہیں رہتے۔ امام اجل ابوزکریا نووی کتاب الروضہ پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

اذا جحد مجمعا علیہ یعلم من دین الاسلام ضرورۃ سواء کان فیہ نص اولا فان جحدہ یکون کفرا اھ ملتقطا[3] — جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریاتِ دینِ اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہے خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے اھ ملتقطاً (ت)

---

[1] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر فصل فی احکام الجزیہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۷۷

[2] القرآن الکریم ۷۷/ ۱۶ تا ۱۹

[3] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقیہ استنبول ترکی ص ۳۵۲

بعینہٖ یہی حالت یہاں بھی ہے کہ اگرچہ بعثت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہمیشہ کے لئے دروازۂ نبوت بند ہوجانا اور اس وقت سے ہمیشہ تک کبھی کسی وقت کسی جگہ، کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہوسکنا کچھ اس آیۂ کریمہ ہی پر موقوف نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں قاہر و باہر متواتر و متظافر، متکاثر و متواتر حدیثیں موجود اور کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ تعالٰی مسئلہ خود ضروریاتِ دین سے ہے مگر آیت کے معنی متواتر مجمع علیہ قطعی ضروری کا انکار اس پر کفر ثابت کرے گا اگرچہ اس کے کلام میں صراحۃً نفسِ مسئلہ کا انکار نہیں، منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہے:

لوقال حرمة الخمر لا تثبت بالقرآن کفر ای لانه عارض نص القرآن وانکر تفسیر اهل الفرقان[1]

اگر کسی نے کہا شراب کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں تو وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قرآنی کے ساتھ معارضہ کیا اور اہل فرقان کی تفسیر کا انکار کیا (ت)

فتاوٰی تتمہ میں ہے:

من انکر حرمة الخمر فی القرآن کفر[2]

جس نے قرآن کے حوالے سے حرمتِ شراب کا انکار کیا وہ کافر ہوگیا (ت)

اعلام امام مکی میں ہمارے علماء سے کلمات کفر بالاتفاق میں نقل کیا:

اوقال لم تثبت حرمة الخمر فی القرآن[3]

یا اس نے کہا قرآن میں حرمتِ شراب کا ثبوت نہیں ہے۔ (ت)

پھر خود فرمایا:

کفره اعم انه لانص فی القرآن علی تحریم الخمر ظاهر لانه مستلزم لتکذیب القرآن الناص فی غیر ما اٰیة علی تحریم الخمر فان قلت غایة ما فیه انه کذب وهو لایقتضی الکفر قلت ممنوع لانه کذب

جس نے کہا تحریم شراب پر قرآن میں کوئی نص نہیں اس کا کافر ہونا نہایت ہی واضح ہے کیونکہ اس کا یہ قول قرآن کی تکذیب کر رہا ہے قرآن نے متعدد جگہ پر شراب کے حرام ہونے پر تصریح کی ہے، اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو صرف اتنا تقاضا کرتا ہے کہ یہ جھوٹ ہو کفر کا

---

[1] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر ملا علی قاری فصل فی الکفر صریحاً و کنایۃً مصطفی البابی مصر ص ۱۹۰
[2] " " " بحوالہ فتاوی تتمہ " " " " " " " "
[3] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۳۷۱

یستلزم انکار النص المجمع علیہ المعلوم من الدین بالضرورۃ۔

تقاضا نہیں کرتا میں کہوں گا یہ بات درست نہیں کیونکہ اس کا یہ قول اس نص قرآنی کے انکار کو مستلزم ہے جس سے ایسا حکم ثابت ہو رہا ہے جو متفق طور پر ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ (ت)

تو اگرچہ یہ طائفہ آیۂ کریمہ میں استغراق کے انکار سے ختم تام نبوت پر دلائل قطعیہ سے مسلمانوں کا ہاتھ خالی نہیں کرسکتا، مگر اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کرگیا، ہاں اگر ارباب طائفہ صراحۃً ایمان لائیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کبھی کسی جگہ کسی طرح کی کوئی نبوت کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین و آخر الانبیاء والمرسلین ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاویل تقیید تحویل نہیں اور ان تمام مطالب کو نصوص قطعیہ و اجماع یقینی و ضروریاتِ دین سے ثابت یقیناً مانیں اور ان تمام طوائف ملعونہ مذکورہ اور ان کے اکابر کو صاف صاف کافر مرتد کہیں صرف بزعم خود اپنی نحوی و منطقی جہالتوں بطالتوں کج فہمیوں کے باعث آیۂ کریمہ میں لام عہد لیں اور استغراق نامستقیم سمجھیں تو اگرچہ بوجہ انکار تفسیر متواتر اجماعی قطعی اسلوب فقہی اس پر اب بھی لزوم کفر مانے مگر از انجا کہ اس نے اعتقاد صحیح کی تصریح اور کبرائے منکرین کی تکفیر صریح کردی اس کی تکفیر سے زبان روکنا ہی مسلک تحقیق و احتیاط ہوگا، امام مکی بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں،

ومن ثم یتجہ انہ لو قال الخمر حرام ولیس فی القرآن نص علی تحریمہ لم یکفر لانہ الاٰن محض کذب وھو لا کفر بہ[2] اھ۔

اسی وجہ سے یہ توجیہ کی جاتی ہے کہ اگر کوئی کہتا ہے شراب تو حرام ہے لیکن قرآن میں اس کی تحریم پر نص نہیں تو وہ کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اب وہ محض جھوٹ بول رہا ہے اور اس سے وہ کافر نہ ہوگا اھ (ت)

اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالٰی سے ہے۔ ت) اس تقدیر اخیر پر بھی اس قدر میں شک نہیں کہ یہ طائفہ خائفہ[1] یارو معین[2] مرتدین و کافرین و بازیچہ کنندہ کلام رب العالمین، و مکذب[3] تفسیر حضور سید المرسلین و مخالف[4] اجماع جمیع مسلمین و سخت[5] بدعقل و گمراہ و بددین ہے،

اوّل تو ظاہر ہی ہے کہ نفی استغراق و تجویز عہد میں یہ ان کفار کا ہمزبان ہوا بلکہ ان خبیثوں نے تو بطور احتمال ہی کہا تھا "جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو" اور اس نے بزعم خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق کو باطل و مردود جانا۔

---

[1] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقیہ استنبول ترکی ص ۳۷۲
[2] " " " " " "

دوم اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک بہت وجوہ مختلفہ سے وارد:

(۱) فرداً فرداً خواہ بتصریح اسماء یہ صرف چھبیس[۲۶] کے لئے ہے، آدم[۱]، ادریس[۲]، نوح[۳]، ہود[۴]، صالح[۵]، ابراہیم، اسحٰق، اسمٰعیل، لوط، یعقوب، یوسف، ایوب[۱۲]، شعیب[۱۳]، موسٰی[۱۴]، ہارون[۱۵]، الیاس، الیسع، ذوالکفل، داؤد، سلیمان، عزیر[۲۱]، یونس[۲۲]، زکریا[۲۳]، یحیٰی[۲۴]، عیسٰی[۲۵]، محمد[۲۶] صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم و بارک وسلم یا بر سبیل ابہام مثل قال لھم نبیھم[۱] (اشمویل) (ان کو ان کے نبی (شمویل) نے کہا) واذ قال لفتٰہ[۲] (یوشع) فوجدا عبدا من عبادنا خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جس وقت انہوں نے نوجوان (یوشع) سے کہا تو پایا حضرت موسٰی اور یوشع نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ حضرت خضر علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ ت)

(۲) یا بر سبیل عموم واستغراق اور یہی اوفر واکثر ہے، مثل قولہ تعالٰی:

قولوا اٰمنا باللّٰہ وما انزل الینا (الٰی قولہ تعالٰی) وما اوتی النبیون من ربھم لانفرق بین احد منھم[۳] وقال تعالٰی ولکن البر من اٰمن باللّٰہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتٰب والنبیین[۴] وقال تعالٰی تلک الرسل فضلنا بعضھم علٰی بعض[۵] وقال تعالٰی کل اٰمن باللّٰہ و ملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ[۶]، و قال تعالٰی لانفرق بین

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (الٰی قولہ تعالٰی) اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: ہاں اصل نیکی یہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا:

---

[۱] القرآن الکریم ۲/ ۲۴۸
[۲] القرآن الکریم ۱۸/ ۶۰ تا ۶۵
[۳] " ۲/ ۱۳۶
[۴] " ۲/ ۱۷۷
[۵] " ۲/ ۲۵۳
[۶] " ۲/ ۲۸۵

احد من رسلہ[1]، وقال تعالیٰ وما اوتی موسٰی وعیسٰی و النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم[2]، وقال تعالیٰ اولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین[3]، وقال تعالیٰ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولٰئک سوف یؤتیھم اجورھم[4]، وقال تعالیٰ فاٰمنوا باللہ ورسولہ[5]، وقال تعالیٰ لئن اقمتم الصلٰوۃ واٰتیتم الزکٰوۃ واٰمنتم برسلی وعزرتموھم[6] وقال تعالیٰ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم[7] وقال تعالیٰ وما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین[8] وقال تعالیٰ فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین[9]، وقال تعالیٰ

ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جو کچھ ملا موسٰی اور عیسٰی اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انھیں عنقریب اللہ ان کے ثواب دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تمھارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمھیں کیا جواب ملا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشی اور ڈر سناتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے اور بیشک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے۔ اور اللہ تعالیٰ

---

[1] القرآن الکریم ۲/۲۸۵
[2] القرآن الکریم ۳/۸۴
[3] ” ۴/۶۹
[4] ” ۴/۱۵۲
[5] ” ۶۴/۸
[6] ” ۵/۱۲
[7] ” ۵/۱۰۹
[8] ” ۶/۴۸
[9] ” ۷/۶

عن المؤمنين[۱] لقد جاءت رسل ربنا بالحق[۲]، وقال تعالیٰ عن الکافرین قد جاءت رسل ربنا بالحق فهل لنا من شفعاء[۳]، وقال تعالیٰ ثم ننجی رسلنا والذین اٰمنوا[۴]، وقال تعالیٰ واتخذوا اٰیٰتی ورسلی ھزوا[۵]، وقال تعالیٰ اولٰئک الذین انعم اللہ علیھم من النبیین[۶]، وقال تعالیٰ انی لا یخاف لدی المرسلون[۷]، وقال تعالیٰ واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح[۸]، وقال تعالیٰ ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون[۹]، وقال تعالیٰ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین[۱۰]، وقال تعالیٰ وسلٰم علی المرسلین[۱۱]، وقال تعالیٰ وجایٔ بالنبیین والشھداء[۱۲]،

نے مومنین سے فرمایا: بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے۔ اور اللہ نے کفار سے فرمایا: بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: بیشک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: اور سلام ہے پیغمبروں پر۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا: اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ ہونگے۔

---

[۱] القرآن الکریم ۷/۴۳
[۲] القرآن الکریم ۷/۵۳
[۳] 〃 ۱۰/۱۰۳
[۴] 〃 ۱۸/۱۰۶
[۵] 〃 ۱۹/۵۸
[۶] 〃 ۲۷/۱۰
[۷] 〃 ۳۳/۷
[۸] 〃 ۳۶/۵۲
[۹] 〃 ۳۷/۱۷۱
[۱۰] ۳۷/۱۸۱
[۱۱] 〃 ۳۹/۶۹

وقال تعالیٰ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا[1]، وقال تعالیٰ الذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولئك ھم الصدیقون[2]، وقال تعالیٰ اعدت للذین اٰمنوا باللہ ورسلہ[3]، وقال تعالیٰ لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت[4]، وقال تعالیٰ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی[5]، وقال تعالیٰ واذا الرسل اقتت لای یوم اجلت[6]۔ الی غیر ذلك من اٰیات کثیرۃ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور جب رسولوں کا وقت آئے کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے۔ اسی طرح دیگر کثیر آیات ہیں۔ (ت)

(۳) بلحاظ بوصف قبلیت یعنی انبیائے سابقین علی نبینا علیھم الصلوۃ والسلام مثل قولہ تعالیٰ،

وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیھم من اھل القری[7]، وقال تعالیٰ وما ارسلنا من قبلك من المرسلین الا انھم لیاکلون الطعام[8]، وقال تعالیٰ سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل وکان امر اللہ قدرا مقدورا الذین یبلغون رسلت اللہ[9]، وقال تعالیٰ و

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنھیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہنچاتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور

---

[1] القرآن الکریم ۴۰/ ۵۱
[2] القرآن الکریم ۵۷/ ۱۹
[3] القرآن الکریم ۵۷/ ۲۱
[4] القرآن الکریم ۵۷/ ۲۵
[5] القرآن الکریم ۵۸/ ۲۱
[6] القرآن الکریم ۷۷/ ۱۲-۱۱
[7] القرآن الکریم ۱۲/ ۱۰۹
[8] القرآن الکریم ۲۵/ ۲۰
[9] القرآن الکریم ۳۳/ ۳۹-۳۸

لقد اوحی الیک والی الذین من قبلک[1]، وقال تعالیٰ ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک[2]، وقال تعالیٰ کذٰلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم[3]، وقال تعالیٰ وسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا[4] وغیر ذٰلک۔

بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم سے نہ فرمایا جائیگا مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف اللہ عزت وحکمت والا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔ وغیر ذلک۔

(۴) برسبیل معنی جنسی شامل فرد وجمع بے لحاظ خاص خصوص وشمول مثل قولہ تعالیٰ:

من کان عدو اللہ وملٰئکتہ ورسلہ[5] وقولہ تعالیٰ ان الذین یکفرون بایٰت اللہ ویقتلون النبیین بغیر حق ویقتلون الذین یامرون بالقسط من الناس فبشرھم بعذاب الیم[6]، وقولہ تعالیٰ ولا یامرکم ان تتخذوا الملٰئکۃ والنبیین اربابا[7]، وقولہ تعالیٰ ومن یکفر باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر فقد ضل ضلٰلا بعیدا[8]، وقولہ تعالیٰ ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ (الیٰ قولہ تعالیٰ) اولٰئک

جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انھیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور نہ تمھیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دُور کی گمراہی میں پڑا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جُدا کردیں (الیٰ قولہ تعالیٰ) یہی ہیں

---

[1] القرآن الکریم ۳۹/۶۵
[2] القرآن الکریم ۴۱/۴۳
[3] " ۴۲/۳
[4] " ۴۳/۴۵
[5] " ۲/۹۸
[6] " ۳/۲۱
[7] " ۳/۸۰
[8] " ۴/۱۳۶
[9] " ۴/۱۵۰

هم الکفرون حقاً وغیرھا۔ ٹھیک ٹھیک کافر وغیرہا۔

(۵) یا خاص خاص جماعت خواہ اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجوہ بیان سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو، مثل قولہ تعالیٰ:

ولقد اٰتینا موسی الکتٰب وقفینا من بعدہ بالرسل[۲]، وقال تعالیٰ فی بنی اسرائیل: ولقد جاءتھم رسلنا بالبینٰت[۳]، وقال تعالیٰ فی التوراۃ: یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا[۴]، وقال تعالیٰ ماذکر نوحا ثم رسولا اٰخر: ثم ارسلنا رسلنا تترا[۵]، ثم قال: ثم ارسلنا موسٰی، وقال تعالیٰ: انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہٖ[۶]، فالمراد من بین ھود وموسٰی علیھم الصلوٰۃ والسلام، وقال تعالیٰ: فقل انذرتکم صٰعقۃ مثل صٰعقۃ عاد وثمود اذجاءتھم الرسل من بین ایدیھم ومن خلفھم[۷]، وقال تعالیٰ بعد ذکر نوح وابراھیم: ثم قفینا علیٰ اٰثارھم

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایا: اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں فرمایا: اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی۔ اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام پھر ایک اور رسول کے ذکر کے بعد فرمایا پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک پیچھے دوسرا۔ پھر فرمایا: پھر ہم نے موسیٰ کو بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی، ان سے ہود اور موسیٰ کے درمیان والے نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام مراد ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد و ثمود پر آئی تھی۔ جب رسول ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نوح اور ابراہیم کے ذکر کے بعد فرمایا: پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول

---

[۱] القرآن الکریم ۴/۱۵۱
[۲] القرآن الکریم ۵/۳۲
[۳] 〃 ۵/۴۴
[۴] 〃 ۲۳/۴۴
[۵] 〃 ۲۳/۴۵
[۶] 〃 ۴/۱۶۳
[۷] 〃 ۴۱/۱۳ و ۱۴

برسلنا[1] | بھیجے۔ (ت)

یا بوجہ عہد حضوری مثل قولہ تعالٰی :

قال یٰقوم اتبعوا المرسلین[2] | بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو۔ (ت)

یا ذکری مثل قولہ تعالٰی :

فی قوم نوح وھود وصالح ولوط وشعیب بعد ماذکرھم علیھم الصلٰوۃ والسلام ، تلک القرٰی نقص علیک من انبائھا و لقد جاء تھم رسلھم بالبینٰت[3] | نوح ، ہود ، صالح ، لوط اور شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قوم کا ذکر کرنے کے بعد یہ بستیاں ہیں جن کے احوال ہم تمھیں سناتے ہیں اور بیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے (ت)

یا علمی مثل قولہ تعالٰی :

واضرب لھم مثلا اصحٰب القریۃ اذ جاءھا المرسلون[4]، وقال تعالٰی سنکتب ما قالوا وقتلھم الانبیاء بغیر حق[5] وغیر ذلک۔ | اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں کی جب ان کے پاس فرستادے آئے۔ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا ، وغیر ذلک (ت)

اب اولاً اگر آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[6] (اور ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) میں لام عہد خارجی کے لئے ہو جیسا کہ یہ طائفہ خارجیہ گمان کرتا ہے اور وہ یہاں نہیں مگر ذکری ، اور ذکر کو دیکھ کر کہ اتنے وجوہ مختلفہ پر ہے اور ان میں صرف ایک وجہ وہ ہے جو بداہۃً کلام کریم میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی ، یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء موصوف بوصف قبلیت و مفید بقید سبقت لے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا خاتم ان کا آخر ان سے زمانے میں متأخر کہنا محض لغو وفضول وکلام مہمل ومعطل ومغسول ہوگا جس کا حاصل حمل اولٰے بدیہی مثل زید زید سے زائد نہ ہوگا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کہہ دیا حضور کا ان سے پچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا

---

[1] القرآن الکریم ۲۷/۵۷
[2] القرآن الکریم ۳۶/۲۰
[3] " ۷/۱۰۱
[4] " ۳۶/۱۳
[5] " ۳/۱۸۱
[6] " ۳۳/۴۰

اسے بالخصوص مقصود بالافادہ رکھنا قرآن عظیم تو قرآن عظیم اصلاً کسی عاقل انسان کے کلام کے لائق نہیں، نہ کہ وہ بھی مقام مدح میں کہ ؎

چشمانِ تو زیر ابرو انند

دندانِ تو جملہ در دہانند

(تمھاری آنکھیں زیر ابرو ہیں اور تمام دانت منہ کے اندر ہیں)

سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شعر نے کسی افادہ کی عبث تکرار نہ کی اور بات جو کہی وہ بھی واقعی تعریف کی تھی، احسن تقویم[1] (اچھی صورت۔ت) سے بعض اوضاع کا بیان ہے اسے مقام مدح میں یُوں مہمل جانا گیا ہے کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخلاف اس معنی کے کہ اس میں صراحۃً عبث موجود اور معنیٔ مدح بھی مفقود، اور پھر عموم واشتراک بھی نقد وقت کہ ہر شے اپنے اگلے سے پچھلی ہوتی ہے، غرض یہ وجہ تو یوں مندفع ہوجائے گی کہ اصلاً محلِ افادہ وصالح ارادہ نہیں، اور اس طائفہ خارجیہ کے طور پر وجہ دوم کو بھی نامحتمل مان لیجئے پھر بھی اول وچہارم وپنجم سب محتمل رہیں گی اور پنجم میں خود وجوہ کثیر ہیں، کہیں من بعد موسٰی، کہیں من بعد نوح، کہیں انبیائے بنی اسرائیل، کہیں من بعد ھود وموسٰی، کہیں صرف انبیائے عاد وثمود، کہیں انبیائے قوم نوح وعاد وثمود، کہیں من بعد ابراھیم قوم لوط ومدین وغیر ذلک، بہرحال ذکر وجوہ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ وبینہ نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہوسکتا کہ کون سے مذکور کی طرف اشارہ ہُوا، پھر عہد کہاں رہا، سرے سے عہد کا مبنٰی ہی کہ تعیین ہے منہدم ہوگیا کہ اختلاف وتنوع مطلقاً منافی تعیین، نہ کہ اتنا کثیر، پھر عہدیت کیونکر ممکن۔

ثانیاً جب کہ اتنی وجوہ کثیرہ محتمل اور قرآن عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی، حدیث کا بیان صحیح تو وہی عموم واستغراق ہے کہ لانبی بعدی[2] (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ت) کما سیاتی۔ اس تقدیر پر جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا عہد واستغراق کا حاصل ایک ہوگیا اور وہی احاطہ تامہ کہ معتقد اہلِ اسلام تھا ظاہر ہوا مگر یہ اس طائفے کو منظور نہیں، لاجرم آیت کہ بر تقدیر عہدیت مجمل تھی بے بیان رہی اور وہی منقطع ہوکر متشابہات سے ہوگئی، اب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہنا محض اقرار لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں، کوئی کافر خود زمانہ اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی

۱؎ القرآن الکریم ۹۵/۴

۲؎ صحیح البخاری باب ما ذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۹۱

علیہ وسلم میں کتنے ہی انبیاء مانے حضور کے بعد ہر قرن وطبقہ وشہر وقریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے خود اپنے آپ کو رسول اللہ کہے، اپنے استاذوں کو مرسلین اولوا العزم بتائے آیہ کریمہ اس کا بال بیکا نہیں کر سکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہو سکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا، حاشا وکلا۔

ثالثاً میں تکثر وتزاحم معانی پر کیوں بنا کروں، سوائے استغراق کوئی معنی لے لیجئے سب پر یہی آش درکاسہ رہے گی کہ پچھلی جھوٹی کا ذبہ ملعونہ نبوتوں کا در آیت بند نہ کر سکے گی، معنی اول یعنی افراد مخصوص معینہ مراد لے تو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انھیں معدود انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام یا ذکر معین علی وجہ الابہام قرآن مجید میں آگیا ہے جن کا شمار تیس چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یونہی بر تقدیر معنی پنجم یعنی جماعات خاصہ خاص اپنی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے، باقی جماعات صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاتمیت ثابت نہ ہوگی، چہ جائے جماعات کاذبہ آئندہ اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیائے سابقین کی ہو جائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے خاتم ہیں تو پچھلوں کی کیا بندش ہوئی بلکہ پیچھے اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہوں گے، رہے معنی چہارم جنسی اس میں جمیع مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی ختم الشیٔ لنفسہ لازم آئے، لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے اختتام سے بھی خاتمیت صادق مانے گا کہ صدق علی الجنس کے لئے ایک فرد پر صدق کافی ہے تو یہ سب معانی سے اخس وارذل ہوا اور حاصل وہی ٹھہرا کہ آیت بہر نہج فقط ایک دو یا چند یا کل گزشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تاریخی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا، اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی، نہ ان سے اصلاً بحث کرتی ہے، طوائف ملعونہ مہدویہ و قادیانیہ وامیریہ ونذیریہ ونانوتویہ وامثالہم لعنہم اللہ تعالٰی کا یہی تو مقصود تھا، وہ اس طائفہ خارجیہ نے جی کھول کر آمنا بہ کر لیا، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون [1] (اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت) اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمین میں ضروریات دین سے ہوں جب ان پر نصوص قطعیہ پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو احمق بنا لینا اور معتقدات اسلام کو مخیلات[ع] عوام ٹھہرا دینا ایسے خبثا کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمع طرق وادراک تواتر پر دسترس، وہاں ایک ہش میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے اس

[ع] دیکھو تحذیر الناس۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

میں بخاری[1] ومسلم کی بھی صحیح احادحدیثیں مردود ہیں، ہاں ایسی جگہ ان ہیہے کے اندھوں کی کچھ کورد بتی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغرض تلبیس عوام برائے نام اسلام کا ادعا ہو کر قرآن پر صراحۃً انکار کا ٹھو خر درگل ہے، لہذا وہاں تحریف معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو اُلٹے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو ہاتھ خالی کرلیں پھر تو نہ وحی شیطانی کا راستہ کھل جائے گا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون[1] (اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ہے اگرچہ بُرا مانیں کافر۔ت)

سوم یعنی اس طائفہ کا مکذب تفسیر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہونا وہ ہر ادنی خادم حدیث پر روشن، یہاں اجمالی دو حرف ذکر کریں، صحیح مسلم شریف ومسند امام احمد وسنن ابوداؤد و جامع ترمذی وسنن ابن ماجہ وغیرہا میں ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی[2]

بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

یکون فی امتی کذابون دجالون سبعۃ وعشرون منھم اربعۃ نسوۃ وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی[3]۔

میری امت دعوت میں ستائیس[2] دجال کذاب ہونگے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ترمذی وتفسیر ابن ابی حاتم وتفسیر ابن مردویہ میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ

عہ۱ دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی۔ عہ۲ دیکھو تحذیر الناس

---

[1] القرآن الکریم ۶۱/ ۸

[2] جامع ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء لاتقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون امین کمپنی دہلی ۲/ ۴۵

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حدیث ۳۰۲۶ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۳/ ۱۷۰

سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر الیها قال ما احسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة ختم بی الانبیاء۔[1]

میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دیے گئے۔

صحیح مسلم و مسند احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی دارا فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا فاتممت تلك اللبنة۔[2]

میری اور سابقہ انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادہ تصحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها واکملها واجملها وترك فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان ویعجبون منه ویقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة۔[3]

پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت وکامل وخوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۴۸
صحیح البخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین " " ۱/۵۰۱
[2] مسند امام احمد حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۳/۹
[3] جامع ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فضل النبی صلے اللہ علیہ وسلم آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۰۱

23 صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردویہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کرکے ارشاد فرمایا:

فانا اللبنة وانا خاتم النبیین[1]۔ تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالٰے علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم۔

چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے اس طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہو چکی کہ تفسیر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا رَد کرنے والا اجماع قطعی اُمت مرحومہ کا خلاف کرنے والا سوا گمراہ و بددین کے کون ہوگا،

نولہ ما تولی و نصلہ جہنم وساءت مصیرا[2]۔ ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ (ت)

رہی بدعقلی وہ اس کے ان شبہات و اہیات، خرافات، مزخرفات کی ایک ایک ادا سے ٹپک رہی ہے، جو اس نے اثبات ادعائے باطل "عہد خارجی" کے لئے پیش کئے اہل علم کے سامنے ایسے مہملات کیا قابل التفات، مگر حفظ عوام و ازالۂ اوہام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر مناسب واللہ الہادی وولی الایادی (اور اللہ تعالٰی ہی ہدایت دینے والا اور طاقتوں کا مالک ہے۔ ت)

شُبہۂ اولٰی میں اس طائفہ نے عبارت توضیح کی طرف محض غلط نسبت کی حالانکہ توضیح میں اس عبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیہ تلویح کی ہے،

اقول اوّلاً اگر یہ مدعیان عقل اسی اپنی ہی نقل کی ہوئی عبارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وجوہ ذکر کو دیکھتے تو تیقن کرتے کہ آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[3] (اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء میں سے آخری ہیں۔ ت) میں لام عہد خارجی کے لئے ہونا محال ہے کہ بوجہ تنوع وجوہ ذکر و عدم اولویت و ترجیح جس کا بیان مشرحاً گزرا، بکمال تمیز جدا سرے سے کسی وجہ معین کا امتیاز ہی نہ رہا تو یہی عبارت شاہد ہے کہ یہاں "عہد خارجی" ناممکن کاش مکر کے لئے بھی کچھ عقل ہوتی تو اس کی جگہ توضیح ہی کی گول عبارت العھد ھو الاصل ثم الاستغراق ثم تعریف الطبیعۃ[4] (عہد اصلی ہے پھر استغراق اور پھر جنس۔ ت) کی نقل ہوتی کہ خود نفس عبارت تو ان کی جہالت و

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کون النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۴۸
[2] القرآن الکریم ۴/ ۱۱۵
[3] القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰
[4] توضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع معرف باللام المکتبۃ الرحیمیۃ دیوبند سہارنپور بھارت ۱/ ۱۴۵

23/23

سفاہت پر شہادت نہ دیتی اگرچہ اس سے دو ہی سطر پہلے اسی توضیح میں متن تنقیح کی عبارت ولا بعض الافراد لعدم الاولویۃ (اور نہ بعض افراد کیونکہ اولی نہیں۔ ت) اس کی صفر الشکنی کو بس ہوتی مگر یہ کیونکر کھلتا کہ طائفہ حائفہ کو دوست و دشمن میں تمیز نہیں صریح مضر کو نافع سمجھتا ہے لہذا نام تو لیا توضیح کا اور براہ بد قسمتی عبارت نقل کر دی تلویح کی، جس میں صاف صریح ان عقلاء کی تسفیہ اور ان کے وہم کاسد کی تفضیح تھی، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ثانیاً توضیح کا مطلب سمجھنا تو بڑی بات، خود اپنا ہی لکھا نہ سمجھا کہ جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کر آئے کہ عہد خارجی مزعوم طائفہ خارجیہ سے معنی درست نہیں ہو سکتے، آیہ کریمہ قطعاً آئندہ نبوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہی معنی اس کے بیان فرمائے، تمام امت نے سلفاً وخلفاً اس کے یہی معنی سمجھے اور اس عہد خارجی پر آیت کو اس سے کچھ مس نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو، اسی تلویح میں اسی عبارت منقولہ طائفہ کے متصل ہے:

ثم الاستغراق الی ان قال فالاستغراق ھو المفھوم من الاطلاق حیث لا عھد فی الخارج خصوصا فی الجمع الی قولہ ھذا ما علیہ المحققون[2]

پھر استغراق (تا) اطلاق سے استغراق مفہوم ہوتا ہے جہاں عہد خارجی نہ ہو خصوصاً جمع میں (تا) محققین کی یہی رائے ہے (ت)

ثالثاً بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عہد خارجی کے لئے ہے تو اس سے بھی قطعاً یقیناً استغراق ہی ثابت ہوگا کہ وجوہ خمسہ سے اول و سوم وپنجم کا بطلان تو دلائل قاہرہ سے اوپر ثابت ہولیا اور واضح ہوچکا کہ خود جن سے کلام الٰہی کا اولاً واصالۃً خطاب تھا یعنی حضور پر نور سید یوم النشور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم، انھوں نے ہرگز اس آیت سے صرف بعض افراد معینہ یا کسی جماعت خاصہ کو نہ سمجھا اب نہ رہیں مگر وجہ دوم وچہارم یعنی وہ جو قرآن عظیم میں بروجہ اکثر و اوفر ذکر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام بروجہ عموم واستغراق تام ہے اسی وجہ معہود کی طرف لام النبیین مشیر ہے تو اس عہد کا حاصل بحمد اللہ تعالی وہی استغراق کامل جو مسلمانوں کا عقیدہ ایمانیہ ہے یا ذکر جنسی کی طرف اشارہ ہے اور ختم کا حاصل نفی معیت وبعدیت ہے، جیسے اولویت بمعنی نفی معیت وقبلیت تعریفات علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف میں ہے:

---

[1] توضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع معرف باللام المکتبۃ الرحیمیہ دیوبند سہارنپور بھارت ۱/۱۴۷

[2] " " " " " " ۱/۱۵۰

الاول فرد لایکون غیرہ من جنسہ سابقا علیه ولا مقارنا له[1]

اول فرد ہے کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس اس سے پہلے نہیں اور نہ اس کے ساتھ متصل ہے (ت)

حدیث شریف میں ہے:

انت الاول فلیس قبلك شیئ وانت الاٰخر فلیس بعدك شیئ[2] رواہ مسلم فی صحیحہ والترمذی واحمد وابن ابی شیبة وغیرھم عن ابی ھریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم وللبیھقی فی الاسماء والصفات عن ام سلمة رضی اللّٰه تعالٰی عنھا عن النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم انه کان یدعو بھٰؤلاء الکلمات اللھم انت الاول فلا شیئ قبلك وانت الاٰخر فلا شیئ بعدك[3]

تُو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شَے نہیں، اور تُو آخر میں ہے تیرے بعد کوئی شَے نہیں۔ اسے مسلم نے اپنی صحیح میں، ترمذی، امام احمد اور ابن ابی شیبہ وغیرہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت ہے۔ امام بیہقی نے الاسماء الصفات میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دُعا فرمایا کرتے، اے اللہ! تُو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شَے نہیں اور تُو آخر ہے تیرے بعد کوئی شَے نہیں (ت)

تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس کی نفی عرفاً ولغةً وشرعاً جملہ افراد ہی سے ہوتی ہے ولہذا لائے نفی جنس صیغ عموم سے ہے جیسے لا رجل فی الدار ولہذا لا الٰہ الا اللہ ہر غیر خدا سے نفیِ الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، وللہ الحمد۔ (نامکمل دستیاب ہوا)

---

[1] التعریفات باب الالف انتشارات ناصر خسرو ایران ص ۱۷

[2] صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب الدعاء عند النوم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۴۸
مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الدعاء حدیث ۹۳۰۲ ادارۃ القرآن کراچی ۱۰/ ۲۵۱

[3] الاسماء والصفات للبیہقی مع فرقان القرآن باب ذکر اسماء التی تتبع اثبات الباری الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ص ۱۰